

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ



لَبَّيْكَ



لَبَّيْكَ ط اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط  
إِنَّ الْحَمْدَ وَالْبِعْثَةَ لَكَ وَلَمُلْكَ ط لَا شَرِيكَ لَكَ ط

مرتب

محمد عرفان قادری ضیائی

(خطیب و امام نور مسجد کاغذی بازار میٹھا در کراچی)

محمد سکندر قادری (ماما)

منجانب

مجموعت اشاعت الہدایت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھا در کراچی

## پیغام اعلیٰ حضرت

پیارے بھائیو! تم صوفی مہدیؑ کی بھولی بھالی بھیڑ میں ہو۔ بھیڑ بے تہا ہے۔  
چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں  
تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو ورنہ ہند  
ہوئے، رافضی ہوئے، نجری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑا لوی ہوئے، غرض  
کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے کا ندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب  
کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان  
کے حیلوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس ﷺ، رب العزت جل جلالہ لے نور  
ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع  
تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے اہم روشن ہوئے  
اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو تمہیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم  
سے روشن ہو ورنہ یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے  
دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے بچی عداوت ہم  
سے خدا اور رسول کی شان میں آوٹی تو ہیں پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیسا نہ  
ہو تو را اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی کتاغ دیکھو پھر وہ  
تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے ۱۱۱۱ سے کسی کی  
طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف ص ۱۲۳ و ۱۱۱۱ صلیون رضا)

## ہمدیہ عجز و نیاز

بخصوص سیدی وسندی شیخ العرب داعیہ قطب مدینہ  
حضرت علامہ مولانا فیاض الدین احمد مدنی علیہ الرحمہ  
اور  
سیدی وسندی پیر طریقت، رہبر شریعت، ولی نعمت  
حضرت علامہ مولانا قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ

یہ دونوں بزرگان دین دنیا ئے اہلسنت کے وہ درخشندہ ستارے ہیں  
جن کی تابشوں اور ضیاء پاشیوں نے ایک عالم منور ہے اور جن کا فیض آج بھی  
جاری و ساری ہے۔ ایک عالم ان سے مدحت مصطفیٰ ﷺ اور نعت رسول مقبول  
ﷺ کی دولت و لذت ملی۔ خصوصاً قصیدہ بردہ شریف جیسا مقبول و محمود قصیدہ جو  
ہماری مجالس میں کثرت سے پڑھا جاتا ہے ان ہی کی بدولت آج ہماری محافل  
و مجالس کی زینت ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ  
و طفیل ان دونوں بزرگان دین کے مزارات پر اپنی رحمت و رضوان کی بارشیں  
نازل فرمائے اور ہمیں ان کے فیوض و برکات سے متمتع فرمائے اور ان کے  
نقوش پر ہمیں گامزن فرمائے۔ آمین

نامہ اشاعت 117

نام کتاب : اشاعت

مرتب : محمد عرفان قادری ضیائی  
(تالیف و تہذیب کاغذی بازار)

محمد ساند رقادری (ماما)

صفحات : ۸۲

تعداد : ۲۰۰۰

سن اشاعت : اکتوبر ۲۰۰۳ء

ملنے کا پتہ —

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

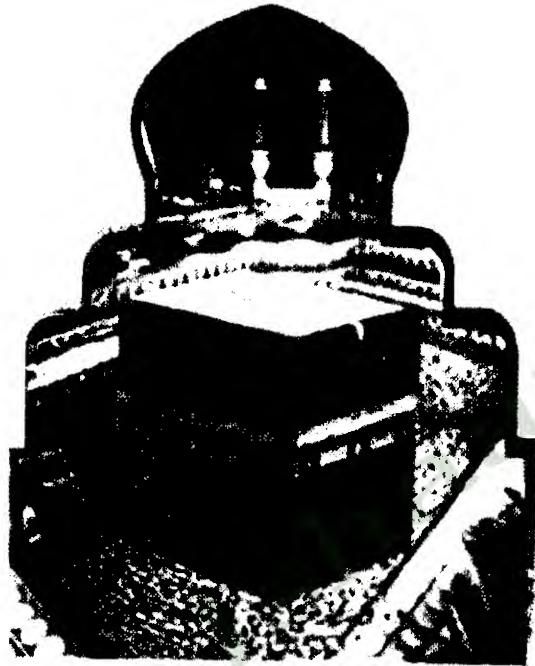
نور مسجد، کاغذی بازار، بیٹھادر، کراچی ۷۴۰۰۰

نمبر شمار نعت شریف صفحہ نمبر

1	ماہ شریف اور مدینہ شریف کے فضائل	7
2	لَبَّيْكَ يَا رَا	12
3	تقدیم: مدینہ شریف	17
4	وہی رب ہے جس نے تمہارا	19
5	عازم و آداب شاہ کار و مدینہ	21
6	پہلے کل کی تباہ	23
7	وہ نے ازار پھرتے ہیں	25
8	پناہ تمہارے پاتے ہیں	27
9	بھینی سہانی صبح میں	29
10	عاصیوں کو دور تمہارا مل گیا	31
11	عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ	33
12	دل میں ہو یاد تیری	35
13	نہ ہو آرام جس بیمار کو	37

نمبر شمار نعت شریف صفحہ نمبر

14	مرادیں مل رہی ہیں	39
15	تو شیخ رسالت ہے	41
16	دارغ فرقت طیبہ قلب مضطرب جاتا	43
17	کعبے کے در کے سامنے	45
18	نوری محفل پہ چادر	47
19	سیدی انت حبیبی	49
20	یا شاہ ام اک نظر کرم	51
21	خسروی اچھی لگی	53
22	میری آرزو محمد ﷺ میری جتو مدینہ	54
23	بگڑی ہوئی بنتی ہے	56
24	صل علی محمد ﷺ	57
25	رحمت برس رہی ہے	58
26	میں مدینے چلا میں مدینے چلا	59

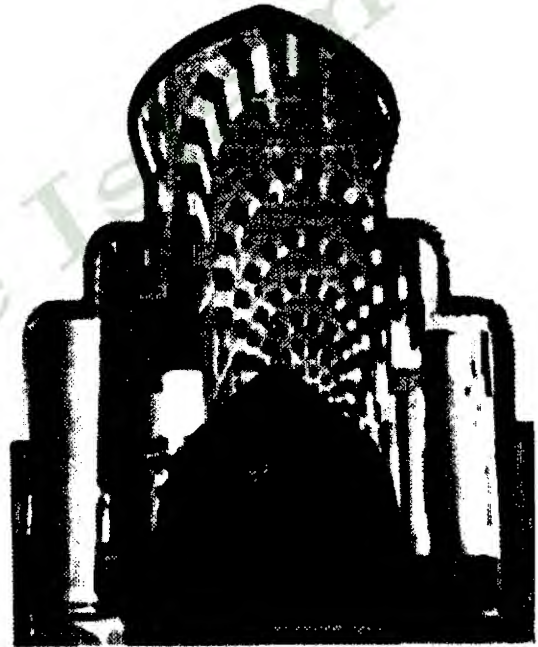


صفحہ نمبر	نعت شریف	نمبر شمار
61	باتیں بھی رہیں کہ راتیں بھی، پہننے کی	27
62	اسے ہم انگہروں والا منظور دعا کرتا	28
64	ہر دم میں مدینے کی گلی ہو	29
66	سب سے ہند سے بھی بیٹھا سرکار کا مدینہ	30
68	مدینے کا سفر ہے اور میں غم دیدہ غم دیدہ	31
69	سن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض	32
71	روک لیتی ہے آپ کی نسبت	33
72	مجھ کو طیبہ میں بلا لو شاہ زمانی	34
74	سرکارِ غوثِ اعظم ﷺ	35
75	اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم ﷺ	36
77	کعبے کے بدرالدجی تم پہ کروڑوں درود	37
79	مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	38
81	درود دل کر مجھے عطا یارب	39

## فضائل مکہ مکرمہ

مکہ مکرمہ شہر اسلام اور اسلامیان عالم ہے۔ یہیں ان کا قبلہ ہے جس کو "کعبۃ اللہ" کہا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ شہر ہے۔ اور اسی نے اس شہر کو شہر امن قرار دیا ہے۔ اسے ام القریٰ، بلدہ امین، بلد طیبہ اور بلدہ مبارکہ اسی نے کہہ کر اس شہر کو امتیازی شان دی ہے۔

رحمۃ للعالمین، معلم انسانیت ﷺ اسی شہر میں پیدا ہوئے، یہیں بعثت ہوئی اور پہلی وحی نازل ہوئی۔ یہیں سے اسلام کا ظہور ہوا۔ آپ ہی کی خواہش پر برقی دنیا تک کے لیے کعبۃ اللہ کو مسلمانان عالم کا قبلہ قرار دیا گیا۔ اس کے آس پاس کی حدود متعین کر کے اس کو حرم قرار دیا گیا۔ سب سے زیادہ عبادت الہی اسی شہر میں کی جاتی ہے۔ نیز حج جیسا اہم اسلامی رکن اور عبادت اسی شہر میں ادا کی جاتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ مسجد الحرام میں عبادت دنیا بھر کی ساجد میں کی جانے والی عبادت سے ایک لاکھ گنا افضل قرار دی گئی ہے بلکہ پورے مکہ مکرمہ شہر میں ایک نیکی کے بدلے میں لاکھ نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ تین سو سے زیادہ انبیاء ہر زمین مکہ میں دفن ہیں۔



## فضائل مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کی شان یہ ہے کہ جب کوئی بارگاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ میں حاضر ہو تو اس کے گناہ دھل جائیں اور جب یہاں سے رخصت ہوا تو حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ اس مقدس شہر کو فضیلت پیارے محبوب ﷺ کی سکونت کے سبب ہے۔ آقا علیہ السلام کے صدقے اس مبارک شہر کو یہ کمال حاصل ہے کہ یہاں ایک نیکی کا صلہ پچاس ہزار نیکیاں ہیں۔ بلکہ خود رسالت مآب ﷺ نے دعا فرمائی ہے کہ "اے اللہ مدینہ منورہ میں دینی برکت دے اس سے جو تو نے مکہ مکرمہ میں برکت رکھی ہے۔ (بخاری و مسلم) ہمارا ایمان ہے کہ حضور ﷺ کی دعا منظور و مقبول ہے۔ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی مہبطِ وحی رسالت ہے۔ یہاں ہمہ وقت نزول ملائکہ، تسبیح و تقدیس، صلوٰۃ و سلام، تلاوت کلام الہی اور مناسک کی ادائیگی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ بالخصوص اس مسجد میں جسد اطہر کی موجودگی کے سبب روضہ شریف کا خطہ ارضی ہر مقام ارض و سماوات سے افضل ہے نیز یہیں سے اسلام نشر ہوا۔ اور نور ہدایت پورے عالم میں پھیلا۔

سرکارِ ابد قرار ﷺ کا فرمان ہے "جس نے حج کیا اور فحش کلام نہ کیا اور فحش نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسا کہ اسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (بخاری)

فرمایا رسالت مآب ﷺ نے کہ "حج و عمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں کہ جیسے بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔ اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

رحمت عالم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو افراد کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اسے اسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہو (ہزار)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لیے استغفار کرے اس کے لیے بھی مغفرت ہے۔" (ہزار، طبرانی)

حضور کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے  
بڑی سرکار میں پہنچے مقدر یاوری پر ہے



الْمَدِينَةُ خَيْرٌ مِّنْ مَّكَّةَ

مدینہ طیبہ، مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔ (طبرانی شریف)

مکہ شریف کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم قرار دیا اور میں مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

حضور ﷺ کا فرمان ہے۔ "مجھے مدینہ کی زمین سے بڑی محبت ہے اور اس محبت کو میں نے اپنے اللہ سے مانگ کر لیا ہے۔ تمہارے ایمان کی کسوٹی اس محبت کو قرار دیا گیا ہے۔ تم میں سے جو بھی صاحب ایمان ہو گا وہ مدینہ منورہ کی طرف یوں دوڑ کر آئے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بل کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فرمان رسالت ﷺ ہے کہ مدینہ کی مٹی میں بھی اور یہاں کے غبار میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کیلئے شفاء رکھ دی ہے۔ (بخاری و مسلم)

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تم میں سے جو آرزو مند ہو کہ اس کی موت مدینہ طیبہ میں واقع ہو، پھر اگر مدینہ طیبہ میں موت آگئی تو میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی)

اسلئے عاشقوں کے امام، امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند  
سیدی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (دارقطنی، بزار، فتح القدیر)  
جو شخص بھی میری زیارت کے لیے آئے گا وہ قیامت میں میرا پڑوسی ہوگا۔ (مشکوٰۃ، بیہقی)

یہی وجہ ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنی زندگی میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے:  
اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِىْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِىْ  
بَلَدِ الرُّسُوْلِكَ ط یعنی، اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور  
اپنے رسول کے شہر (مدینہ منورہ) میں موت نصیب کر۔

اللہ تعالیٰ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی دونوں دعائیں قبول فرمائیں۔  
اللہ کریم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے صدقے ہمارے حق میں بھی یہ دونوں  
دعائیں قبول فرمائے۔ آمین

## منی، عرفات، مزدلفہ کیلئے سامان کی فہرست

- ۱۔ تہیج، مسواک، ۲۔ تولیہ، گھڑی کلائی والی،
- ۳۔ اسپرے بوتل، چھتری ۴۔ ہوا والا تکیہ، چادریں دو عدد،
- ۵۔ قربانی اور کھانے کے لئے تقریباً 500 ریال،
- ۶۔ کھانے کیلئے ڈبل روٹی، مکھن بسکٹ، نمکو وغیرہ (چار یوم کیلئے)،
- ۷۔ سلام و دعا کی فہرست، ٹیلیفون نمبر،
- ۸۔ سردرد۔ پچیش وغیرہ کی گولیاں،
- ۹۔ حدائق بخشش، ذوق نعت، بہار شریعت حصہ ۶،
- ۱۰۔ معلم کا کارڈ ضرور ساتھ رکھیں (پورے سفر میں)۔
- ۱۱۔ ہر اسلامی بھائی، بہن اپنے ساتھ ۵۰ ریال ضرور رکھیں۔
- ۱۲۔ برتن دھونے کی جالی، پلیٹ، گلاس، چمچ وغیرہ۔

## منی شریف کی دعاء

اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْیْ فَاْمُنُّ عَلٰی بِمَا مَنَنْتَ بِہِ  
عَلٰی اَوْلِیَائِکَ

## عرفات شریف کی دعاء

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَہُ  
اَلْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحِیْیْ وَیُمِیْتُ  
وہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ



## مدینے شریف کی حاضری

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو  
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

## سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہ  
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ  
یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ  
اَلْمُذْنِبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلٰی اِلٰکِ  
وَ اَصْحَابِکَ وَ اُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ

## حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط  
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط  
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط  
فِی الْغَارِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہ ط

## حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا  
مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَ  
اَلْمُسْلِمِیْنَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہ

## اہل بیعت کو سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ  
بِكُمْ لَا حَقُّوْنَ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَاَهْلَ الْبَيْتِ الْغُرَقَدْ ط  
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ

## اعتکاف کی نیت

حرم شریف اور مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کی نیت ضرور  
کریں بغیر اعتکاف کی نیت کیے زم زم شریف نہیں پی سکتے  
نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِغْتِكَافِ ط

## آب زم زم پی کر یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا  
وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ ط

## قصیدہ بردہ شریف

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا  
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
اَمِنْ تَذَكَّرِ حَبِیْرًا اِنْ بِیْذِیْ سَلَمٍ  
مَرْجَتْ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ  
مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْکَوْنِیْنِ وَالثَّقَلِیْنِ  
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ غُرَبٍ وَ مِنْ عَجَمٍ  
هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهُ  
لِكُلِّ هَوْلِ مِّنْ الْاَهْوَالِ مُفْتَحِهِ  
فَالصِّدْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرْمَا  
وَهُمْ یَقْضُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرَمٍ  
بُشْرِیْ لَنَا مَعَشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا  
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَیْرَ مِنْهُمْ

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِي مَنْ الْوَدْبِ  
سَوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ  
لَعَلَّ رَحْمَةً رَبِّي حِينَ يَقْبِصُهَا  
تَأْتِي عَلَى حَسْبِ الْعَصِيَانِ فِي الْقَسَمِ  
وَالْأَلِ وَالصَّحْبِ نَمُ التَّابِعِينَ لَهُمْ  
أَهْلِي النَّقَى وَالنَّفَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ  
ثُمَّ الرِّضَاءِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَنْ عُمَرَ  
وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ  
يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفَى بَلَّغْ مَقَاصِدَنَا  
وَاعْفِرْ لَنَا مَا مَضَى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ  
يَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً  
وَحُسْنَ خَاتِمَةٍ يَا مُبْدِي النِّعَمِ

## وہی رب ہے

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمدن کرم بنایا  
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستان بنایا  
تجھے حمد ہے خدا  
تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا  
تمہیں دافع بلا یا، تمہیں شافع خطایا  
کوئی تم سا کون آیا  
وہ کنواری پاک مریم وہ نھنٹ فیہ کا دم  
ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا  
وہی سب سے افضل آیا  
بہی بولے سدردہ والے چمن جہاں کے تھالے  
تجھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایہ کا نہ پایا  
تجھے یک نے یک بنایا

## حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو  
 کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو  
 رکن شامی سے مٹی وشتِ شام غربت  
 اب مدینہ کو چلو صبحِ دل آراء دیکھو  
 آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں  
 آؤ جو دشبہ کوثر کا بھی دریا دیکھو  
 زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھیننے  
 ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو  
 دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی  
 اُنکے مشتاقوں میں حسرت کا ترنہ دیکھو  
 مثل پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد  
 اپنی اُس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

فَإِذَا فَرَعْتُ فَأَنْصَبُ يَهْمًا هَيْهَاتَ

جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقت بخشش آیا

عطا کرو

وَاللَّهِ فَاذْغَبْ كَرُوحِ سَبِّكَ مَطْلَبُ

کہ تمہیں کو تکنت ہیں سب کرو ان پر اپنا سایا

خطا بنو

اے لے خدا کے بندو! کوئی میرے دل کو ڈھونڈو

میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا

نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضا تیرے دل کا پتہ چلا بمشکل

درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا

یہ نہ پوچھ کیسا پایا

## پھر کے گلی گلی تباہ

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں  
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں  
رخصت قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں  
سو تہیں انکے سارے میں کوئی ہمیں جگائے کیوں  
بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو  
روئیں جواب نصیب کو چین کہو گنوائے کیوں  
یاد حضور کی قسم غفلت عیش ہے ستم  
خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھرائے کیوں  
جان ہے عشق مصطفیٰ روز فروں کرے خدا  
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں  
یا تو یونہی ٹپ کے جانیں یا وہیں دام سے چھرائیں  
منت غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ  
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا  
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو  
اولیں خانہ حق کی تو ضائنیں دیکھیں  
آخریں بیت نبی کا بھی تجلوا دیکھو  
زیست کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ  
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو  
دھو چکا ظلمت دل بوسہ سنگ اسود  
خاک بوئی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

بے نیازی سے وہاں کا پتی پائی طاعت  
جوش رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو  
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا  
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

## وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں  
 تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں  
 جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں  
 در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں  
 آہ کل عیش تو کئے ہم نے  
 آج وہ بے قرار پھرتے ہیں  
 ان کے ایما سے دونوں باگوں پر  
 تخیل لیل و نہار پھرتے ہیں  
 ہر چراغ مزار پر قدسی  
 کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں  
 اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں  
 مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

اب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی  
 میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں

سنگ در حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے  
 جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں  
 ہے تو رضا زنا ستم جرم پہ گر لجا کیں ہم  
 کوئی بجائے سوز غم ساز طرب بجائے کیوں

## مامانہ فاتحہ

عرس اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ اور علامہ قاری محمد مصلح الدین  
 صدیقی علیہ الرحمہ کا مامانہ عرس ہر اسلامی ماہ کی 7 تاریخ کو بمقام مزار  
 قاری مصلح الدین علیہ الرحمہ متصل مین مسجد مصلح الدین گارڈن  
 (سابقہ کھوڑی گارڈن) میں مغرب تا عشاء منعقد کیا جاتا ہے۔



## چمک تجھ سے پاتے ہیں

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے  
 مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے  
 برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت  
 بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے  
 مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے  
 غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے  
 تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ  
 مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے  
 میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو  
 کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے  
 حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا  
 ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

جان ہیں جان کیا نظر آئے  
 کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں  
 دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں  
 لاکھوں قدسی ہیں کامِ خدمت پر  
 لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں  
 ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں  
 پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں  
 کوئی کیوں پوچھے تیری باتِ رضا  
 تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

**اہلِ محبت اس شعر کو یوں پڑھتے ہیں (مرتب)**

کوئی کیوں پوچھے تیری باتِ رضا  
 تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

## بھینی سہانی صبح میں

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے  
 کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے  
 ڈالیں ہری ہری ہیں تو بالیں بھری بھری  
 کشتِ اہل پری ہے یہ بارش کدھر کی ہے  
 ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے  
 سو پنا خدا کو تجھ کو یہ عظمت سفر کی ہے  
 ہم گرد کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ  
 ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے  
 کالک جہیں کی سجدہ در سے چھڑاؤ گے  
 مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے  
 ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے  
 جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

چل اٹھ جبہ فرسا ہو ساقی کے در پر  
 درِ جود اے میرے مستانے والے

تڑا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں  
 ہیں منکر عجب کھانے غزانے والے  
 رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا  
 پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی  
 ذرا چین لے میرے گھبرانے والے  
 رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آتا  
 کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

## نعت سیکھنے کیلئے خواہشمند حضرات متوجہ ہوں

ہر منگل رات دس تا گیارہ نور مسجد کا غذی بازار میں نعت کلاس لگائی جاتی ہے۔ جس میں ملک کے ممتاز نعت خواں نعت پڑھنے کی تربیت دیتے ہیں۔ خواہش مند حضرات (چاہے کسی عمر کے ہوں) رجوع فرمائیں۔

## عاصیوں کو در تمہارا مل گیا

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا  
 بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا  
 فضل رب سے پھر کمی کس بات کی  
 مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا  
 کشفِ رازِ منِ رانی یوں ہوا  
 تم ملے تو حق تعالیٰ مل گیا  
 اُن کے در نے سب سے مستغنی کیا  
 بے طلب بے خواہش اتنا مل گیا  
 ناخدائی کے لئے آئے حضور  
 ڈوبتو! نکلو سہارا مل گیا  
 خلد کیسا کیا چن کس کا وطن  
 مجھ کو صحرائے مدینہ مل گیا

آغوش شوق کھولے ہے جن کے لئے حطیم  
 وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ  
 او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے  
 طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند  
 سیدی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے  
 قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج  
 یہ ساری گتھی اک تری سیدی نظر کی ہے  
 منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی  
 دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے  
 مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے  
 سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے  
 سنی وہ دیکھ باد شفاعت کہ دے ہوا  
 یہ آبرو رضا تیرے دامانِ ترکی ہے

## عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ  
 کہ سب جنتیں ہیں شاہِ مدینہ  
 مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل  
 ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ  
 بنا شہ نشیں خسرو دو جہاں کا  
 بیاں کیا ہو عز و وقارِ مدینہ  
 مری خاک یا رب نہ برباد جائے  
 پس مرگ کر دے غبارِ مدینہ  
 رگ گل کی جب ناز کی دیکھتا ہوں  
 مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ  
 ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی  
 شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

ان کے طالب نے جو چاہا پا لیا  
 ان کے سائل نے جو مانگا مل گیا

آنکھیں پر نم ہو گئیں سر جھک گیا  
 جب ترا نقش کعبہ پا مل گیا  
 تیرے در کے کٹڑے ہیں اور میں غریب  
 مجھ کو روزی کا ٹھکانہ مل گیا

ہے محبت کس قدر نامِ خدا  
 نامِ حق سے نامِ والا مل گیا  
 اے حسنِ فردوس میں جاؤں جناب  
 ہم کو صحرائے مدینہ مل گیا

## کھڑے ہو کر باادب درود و سلام پڑھیں

مدینہ طیبہ میں رہتے ہوئے گلیوں اور شاہراؤں پر چلتے پھرتے جب کبھی  
 گنبد خضراء پر پہلی نگاہ پڑے کھڑے ہو کر باادب درود و سلام پڑھیں۔

## دل میں ہو یاد تری

دل میں ہو یاد تری گوشہ تنہائی ہو  
 پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو  
 آستانے پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو  
 اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو  
 خاک پامال غریباں کو نہ کیوں زندہ کرے  
 جس کے دامن کی ہوا بادِ مسیحا کی ہو  
 اُس کی قسمت پہ فدا تختِ شہی کی راحت  
 خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو  
 تاجِ والوں کی یہ خواہش ہے کہ ان کے در پر  
 ہم کو حاصلِ شرفِ ناصیہ فرمائی ہو  
 اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو  
 وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

جدھر دیکھئے بارغِ جنت کھلا ہے  
 نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے  
 مرا دل بنے یادگارِ مدینہ  
 دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا  
 ہمیں اک نہیں ریزہ خواہِ مدینہ  
 بنا آسماں منزلِ ابنِ مریم  
 گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ  
 مرا دل بلبلِ بے نوا دے  
 خدایا دکھا دے بہارِ مدینہ  
 شرفِ جن سے حاصل ہوا انبیاء کو  
 وہی ہیں حسنِ افتخارِ مدینہ

XXXXXXXXXX

## نہ ہو آرام جس بیمار کو

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانہ سے  
 اٹھایا جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے مجھ سے  
 تمہارے در کے نگاروں سے پڑا پلتا ہے اک عالم  
 گزارا سب کا ہوتا ہے اسی محتاج خانے سے  
 شبِ اسری کے دُلہا پر بچھاوے ہونے والی تھی  
 نہیں تو کیا غرض تھی اتنی جانوں کے بنانے سے  
 کوئی فردوس ہو یا غلد ہو ہم کو غرض مطلب  
 لگایا اب تو بسترِ آپ ہی کے آستانے سے  
 نہ کیوں ان کی طرف اللہ سو سو پیار سے دیکھے  
 جو اپنی آنکھیں ملے ہیں تمہارے آستانے سے  
 تمہارے تو وہ احساں اور یہ نافرمانیاں اپنی  
 ہمیں تو شرم سی آتی ہے تم کو منہ دکھانے سے

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے

کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

خلعتِ مغفرت اس کے لئے رحمت لائے

جس نے خاکِ درِ شہِ جائے کفن پائی ہو

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے

ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو

کبھی ایسا نہ ہوا اُن کے کرم کے صدقے

ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

جب اٹھے دستِ اجل سے مری ہستی کا حجاب

کاش! اس پردہ کے اندر تری زیبائی ہو

بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسن کی آنکھیں

اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

XXXXXXXXXX



## مرادیں مل رہی ہیں

مرادیں مل رہی ہیں شاد شادان کا سوالی ہے  
 لبوں پر التجا ہے ہاتھ میں روضہ کی جالی ہے  
 تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے  
 تری ہر ہر ادا پیارے دلیل بے مثالی ہے  
 بشر ہو یا ملک جو ہے ترے در کا سوالی ہے  
 تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے  
 وہ جگ داتا ہو تم سنسار باڑے کا سوالی ہے  
 دیا کرنا کہ اس منگتا نے بھی گدڑی بچھالی ہے  
 وہ ہیں اللہ والے جو تجھے والی کہیں اپنا  
 کہ تو اللہ والا ہے ترا اللہ والی ہے  
 فقیرو بے نواؤ اپنی اپنی جھولیاں بھر لو  
 کہ باڑہ بٹ رہا ہے فیض پر سرکار عالی ہے

بہارِ خلد صدقے ہو رہی ہے روئے عاشق پر  
 کھلی جاتی ہیں کلیاں دل کی تیرے مسکرانے سے

زمین تھوڑی سی دیدے بہر مدفن اپنے کوچہ میں  
 لگا دے میرے پیارے میری مٹی بھی ٹھکانے سے  
 پلٹتا ہے جو زائر اس سے کہتا ہے نصیب اس کا  
 اے غافل نضا بہتر ہے یاں سے پھر کے جانے سے  
 بلا لو اپنے در پر اب تو ہم خانہ بدوشوں کو  
 پھریں کب تک ذلیل و خوار در در بے ٹھکانے سے  
 نہ پہنچے اُن کے قدموں تک نہ کچھ حُسنِ عمل ہی ہے  
 حُسن کیا پوچھتے ہو ہم گئے گذرے زمانے سے

دستگیرا دستگیری کیجئے  
 دو جہاں میں آبرو رکھ لیجئے  
 گو بُرا ہوں یا بھلا جیسا ہوں میں  
 سگ تیرے ہی در کا کہلاتا ہوں

## تو شمع رسالت ہے

تو شمع رسالت ہے عالم ترا پروانہ  
 تو ماہ نبوت ہے اے جلوہ جانانہ  
 جو ساقی کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے  
 ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو بینانہ  
 دل اپنا چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے  
 سر آنکھیں بھی نورانی اے جلوہ جانانہ  
 سرشار مجھے کر دے اک جام لبالب سے  
 تا حشر رہے ساقی آباد یہ مے خانہ  
 تم آئے چھٹی بازی رونق ہوئی پھر تازی  
 کعبہ ہوا پھر کعبہ کر ڈالا تھا بُت خانہ  
 اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری  
 ہے زہر معاصی کا طیبہ ہی شفا خانہ

نکالا کب کسی کو بزم فیض عام سے تم نے  
 نکالی ہے تو آنے والوں کی حسرت نکالی ہے  
 فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا  
 کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے  
 خدا شاہد کہ روز حشر کا کھٹکا نہیں رہتا  
 مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے  
 مرادوں سے تمہیں دامن بھرو گے نامرادوں کے  
 غریبوں بیکسوں کا اور پیارے کون والی ہے  
 تمہارے در تمہارے آستان سے میں کہاں جاؤں  
 نہ مجھ سا کوئی ٹیکس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے  
 شرف مکہ کی بستی کو ملا طیبہ کی بستی سے  
 نبی والی ہی کے صدقے میں وہ اللہ والی ہے  
 حسن کا درد دکھ موقوف فرما کر بحالی دو  
 تمہارے ہاتھ میں دنیا کی بندوقنی بحالی ہے

## داغِ فرقتِ طیبہ

داغِ فرقتِ طیبہ قلبِ مضحل جاتا  
 کاش! گنبدِ خضرا دیکھنے کو مل جاتا  
 دم میرا نکل جاتا ان کے آستانے پر  
 ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا  
 میرے دل سے دھل جاتا داغِ فرقتِ طیبہ  
 طیبہ میں فنا ہو کر طیبہ ہی میں مل جاتا  
 موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں  
 موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا  
 خلد زارِ طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا  
 پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا  
 دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی  
 اس کی سبز رنگت سے باغِ بن کے کھل جاتا

ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضوءِ تیری

لبل ہے تیرا لبلِ پروانہ ہے پروانہ

سنگِ درِ جاناں پر کرتا ہوں جہیں سائی

سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ

گر پڑ کہ یہاں پہونچا مر مر کے اسے پایا

چھوٹے نہ الہی اب سنگِ درِ جاناں

حُبِ صنمِ دنیا سے پاک کر اپنا دل

اللہ کے گھر کو بھی ظالم کیا بت خانہ

پیتے ہیں ترے در کا کھاتے ہیں ترے در کا

پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ

آباد اسے فرما دیاں ہے دلِ نوری

جلوے تیرے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

سرکار کے جلوؤں سے روشن ہے دلِ نوری

تاحشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ

## کعبے کے در کے سامنے

کعبے کے در کے سامنے مانگی ہے یہ دعا فقط  
 ہاتھوں میں حشر تک ہے دامن مصطفیٰ ﷺ فقط  
 اپنے کرم سے اے خدا عشق رسول کر عطا  
 آخری دم لیوں پہ ہو صلی علی صدا فقط  
 طیبہ کی سیر کو چلیں قدموں میں لنگے جان دیں  
 دُفن ہوں ان کے شہر میں ہے یہی التجا فقط  
 یوں تو ہر اک نبی و ولی رب کے حضور ہے شفع  
 شافع روز حشر کا ہم کو ہے آسرا فقط  
 معراج کا شرف ملا یوں تو ہر اک رسول کو  
 عرش سے آگے جائے احمد مجتبیٰ ﷺ فقط  
 نور محمدی سے ہی کون و مکاں کو ہے ثبات  
 مطلوب کائنات ہے محبوب کبریا فقط

فرقت مدینہ نے وہ دیئے مجھے صدے  
 کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو اہل جاتا  
 دل مرا بچھا ہوتا ان کی راہ گزاروں میں  
 ان کے نقش پا سے یوں دل کے مستقل جاتا  
 دل پہ وہ قدم رکھتے نقش پا یہ دل بننا  
 یا تو خاک پا بن کے پا سے متصل جاتا  
 وہ خرام فرماتے میرے دیدہ و دل پر  
 دیدہ میں فدا کرتا صدقے میرا دل جاتا  
 در پہ دل جھکا ہوتا اذن پا کہ پھر بڑھتا  
 ہر گناہ یاد آتا دل جھل جھل جاتا  
 میرے دل میں بس جاتا جلوہ زار طیبہ کا  
 داغ فرقت طیبہ پھول بن کے کھل جاتا  
 ان کے در پہ اختر کی حشریں ہوئیں پوری  
 ساکں در اقدس کیسے منفعل جاتا

دنیا کی ساری نعمتیں میری نظر میں ہیچ ہوں

رکھنے کو سر پہ گر لیں نعلینِ مصطفیٰ ﷺ فقط

نعت رسول پاک ہے نظمی کا مقصد حیات

حشر میں بھی لبوں پہ ہوسر کا رُخ کی شائے فقط

XXXXXXXXXX

## ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا سَبْدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ) مَا هُوَ أَهْلُهُ ط

یہ درود پاک پڑھنے والے کے لیے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک

نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔ (طبرانی شریف)

## نوری محفل پہ چادر

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی

نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے

چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں

کون جلوہ نما آج کی رات ہے

عرش پر دھوم ہے فرش پر دھوم ہے

ہے وہ بد بخت جو آج محروم ہے

پھر یہ آئے گی شب کس کو معلوم ہے

ہم پہ لطفِ خدا آج کی رات ہے

مومنو! آج گنجِ سخا لوٹ لو

لوٹ لو اے مریضو! شفا لوٹ لو

عاصیو! رحمتِ مصطفیٰ ﷺ لوٹ لو

بابِ رحمت کھلا آج کی رات ہے

## سیدی انت حبیبی

دعا زیت کا میں نے پایا رحمت حق نے کیا پھر سایا  
میرے آقا نے کرم فرمایا پھر مدینے کا بلاوا آیا  
پہلے کچھ اشک بہا لوں تو چلوں  
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں  
نعت جو ابر کرم کہلائے نعت جو اشک کی صورت بن جائے  
نعت جو درد کا درماں کہلائے جس پہ آقا کی عنایت ہو جائے  
اپنے ہونٹوں پہ سجا لوں تو چلوں  
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں  
شکر میں سر کو جھکانے کیلئے داغ حسرت کے مٹانے کیلئے  
بخت خوابیدہ جگانے کے لیے ان کے دربار میں جانے کیلئے  
اذن سرکار سے پا لوں تو چلوں  
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں  
غم کے مارے بھی مجھے دیکھیں گے ماہ پارے بھی مجھے دیکھیں گے

ابر رحمت ہیں محفل پہ چھائے ہوئے  
آسماں سے ملائک ہیں آئے ہوئے

خود محمد ﷺ ہیں تشریف لائے ہوئے  
کیسی رونق فضا آج کی رات ہے  
مانگ لو مانگ لو چشم تر مانگ لو  
درد دل اور حسن نظر مانگ لو  
سبز گنبد کے سایہ میں گھر مانگ لو  
مانگنے کا مزا آج کی رات ہے  
اس طرف نور ہے اُس طرف نور ہے  
سارا عالم مسرت سے معمور ہے  
جس کو دیکھو وہی آج مسرور ہے  
مہک اٹھی فضا آج کی رات ہے  
وقت لائے خدا سب مدینے چلیں  
لوٹے رحمتوں کے خزینے چلیں  
سب کے منزل کی جانب سفینے چلیں  
میری صائم دعا آج کی رات ہے



## یا شاہ ام اک نظر کرم

یا شاہ ام اک نظر کرم میری لاج تمہارے ہاتھ سرکار  
 میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار  
 ٹوٹی ہوئی آس ہوں میں دکھ سے بھرا دل ہے مرا  
 صَلَّی اللہُ سَیِّدُ الْمُخْبِرِیْنَ صَلَّی اللہُ سَیِّدُ الْمُحْسِنِیْنَ  
 نظر کرم بہر خدا کوئی نہیں تیرے سوا  
 صَلَّی اللہُ سَیِّدُ الْمُخْبِرِیْنَ صَلَّی اللہُ سَیِّدُ الْمُحْسِنِیْنَ  
 غنخور جہاں تسکین جاں اک شب تو مجھے بھی ہو دیدار  
 میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار  
 باغ ارم شہر ترا جس کی ہوا مشک خشن  
 صَلَّی اللہُ سَیِّدُ الْمُخْبِرِیْنَ صَلَّی اللہُ سَیِّدُ الْمُحْسِنِیْنَ  
 نام ترا صلی علی روح بیاں جان تن  
 صَلَّی اللہُ سَیِّدُ الْمُخْبِرِیْنَ صَلَّی اللہُ سَیِّدُ الْمُحْسِنِیْنَ  
 ہوں دور مرے سب رنج والم جو آؤں مدینے میں اک بار

چاند تارے بھی مجھے دیکھیں گے خود نظارے بھی مجھے دیکھیں گے

میں نظر سب سے بچا لوں تو چلوں  
 اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں  
 دل یہ کہتا ہے چل جانے دو اشک کہتے ہیں کہ بہ جانے دو  
 سر پہ بے چین کہ جھک جانے دو روح کہتی ہے کہ اڑ جانے دو  
 ناز ان سب کے اٹھا لوں تو چلوں  
 اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں  
 سامنے ہو جو در جو و کرم یوں کروں عرض کہ یا شاہ ام  
 آگیا آپ کا محتاج کرم اس گنہ گار کا رکھئے گا بھرم  
 شوق کو عرض بنا لوں تو چلوں  
 اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں  
 ان کی رحمت میں ہے جینا میرا کیسے ڈوبے گا سفینہ میرا  
 دیکھ لو چیر کے سینہ میرا دل ہے یا شہر مدینہ میرا  
 دل ادیب اپنا دکھا لوں تو چلوں  
 اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

## خسروی اچھی لگی

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی  
 ہم فقیروں کو مدینے کی لگی اچھی لگی  
 دور تھے تو زندگی بے رنگ تھی بے کیف تھی  
 ان کے کپے میں گئے تو زندگی اچھی لگی  
 ناز کر تو اے حلیمہ سرور کوئین پر  
 گر لگی اچھی تو تیری جھونپڑی اچھی لگی  
 والہانہ ہو گئے جو تیرے قدموں پر نثار  
 سرور کون و مکاں کی سادگی اچھی لگی  
 میں نہ جاؤں گا کہیں بھی در نبی کا چھوڑ کر  
 مجھ کو کوئے مصطفیٰ کی نوکری اچھی لگی  
 آج محفل میں نیازی نعت جو میں نے پڑھی  
 عاشقان مصطفیٰ کو وہ بڑی اچھی لگی

میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار

سر تا قدم عصیاں میں ڈوبے ہوئے ہیں یہ غلام  
 صَلَّى اللہُ سَيِّدُ الْمُخْبِرِينَ صَلَّى اللہُ سَيِّدُ الْمُحْسِنِينَ  
 صرف امیدوں کی کرن تم یہ درود اور سلام  
 صَلَّى اللہُ سَيِّدُ الْمُخْبِرِينَ صَلَّى اللہُ سَيِّدُ الْمُحْسِنِينَ  
 رہے اسکا بھرم اے مونوں غم کوئی اور نہیں ان کا غمخوار

میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار

عاصی ہوں میں بگڑے نصیب رکھ لو بھرم رب کے حبیب  
 صَلَّى اللہُ سَيِّدُ الْمُخْبِرِينَ صَلَّى اللہُ سَيِّدُ الْمُحْسِنِينَ  
 روح ادب جاں ادیب تم ہی تو ہوسب کے طیب  
 صَلَّى اللہُ سَيِّدُ الْمُخْبِرِينَ صَلَّى اللہُ سَيِّدُ الْمُحْسِنِينَ  
 تمہیں کیا ہے کی کمی مدنی تم دونوں جہاں کے ہو مختار

میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار

یا شاہ ام اک نظر کرم میری لاج تمہارے ہاتھ سرکار

میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار

## میری آرزو محمد ﷺ میری جستجو مدینہ

نہ ہی مال و زر و شہرت نہ ہی غلہ اور خزینہ

میری آرزو محمد ﷺ میری جستجو مدینہ

میں گداے مصطفیٰ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آگیا پسینہ

مجھے دشمنوں نہ چھیڑو میرا ہے کوئی جہاں میں

میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ

میں مریض مصطفیٰ ہوں مجھے چھیڑو نہ طبیبو

میری زندگی جو چاہو مجھے لے چلو مدینہ

میرے ڈوبنے میں باقی نہ کوئی کسر رہی تھی

کہا المدد محمد ﷺ تو ابھر گیا سفینہ

سوا اسکے میرے دل میں کوئی آرزو نہیں ہے

مجھے موت بھی جو آئے تو ہو سانسے مدینہ

میرا دل تڑپ رہا ہے میرا جل رہا ہے سینہ

کہ دوا وہیں ملے گی مجھے لے چلو مدینہ

کبھی اے شکیل دل سے نہ مٹے خیال احمد

اسی آرزو میں مرنا اسی آرزو میں جینا

xxxxxxxx

## دس منٹ کا درس

نور مسجد کاغذی بازار میں روزانہ بعد نماز عشاء (فوراً)

چند آیات بمعہ ترجمہ کنز الایمان عوام الناس کے

سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ شرکت فرما کر علوم قرآن

سے بہرہ مند ہوں۔

## بگڑی ہوئی بنتی ہے

بگڑی ہوئی بنتی ہے ہر بات مدینے میں  
 غم خوار محمد ﷺ کی ہے ذات مدینے میں  
 جا کر تو کوئی دیکھے حالات مدینے میں  
 رحمت کی برستی ہے برسات مدینے میں  
 وہ دن بھی آئے گا وہ رات بھی آئے گی  
 دن گزے گا مکے میں اور رات مدینے میں  
 روکو نہ مجھے لوگوں دیوانہ ہوں دیوانہ  
 قابو میں نہیں رہتے جذبات مدینے میں  
 جس کی نہ قیامت تک اللہ سحر ہووے  
 ایسی بھی تو آ جائے اک رات مدینے میں  
 کیا زاد سفر پوچھو اے قافلے والو تم  
 لے جاؤں گا اشکوں کی بارات مدینے میں  
 وہ دن بھی تو آئیگا پہنچیں گے ظہوری سب  
 اترے گی غلاموں کی بارات مدینے میں

## صل علی محمد ﷺ

اُجالے کیوں نہ ہوں دیوار و در میں  
 میں ذکر مصطفیٰ ﷺ کرتا ہوں گھر میں  
 وہ جیسے ہیں کوئی دیا نہیں ہے  
 یہی لکھا ہے تاریخ بشر میں  
 یہاں بے مانگے ملتا ہے گدا کو  
 نہیں کوئی بھی در ایسا نظر میں  
 چلا ہوں سوئے دربار رسالت  
 ہے میرے ساتھ اک خوشبو سفر میں  
 انہی کے نور سے تاباں ہے سورج  
 انہی کی بھیک کشتوں قمر میں  
 مدینے جاؤں آؤں پھر سے جاؤں  
 خدا تا عمر رکھے اس سفر میں  
 صبح ان کا ہوں میں اک نام لیوا  
 سو میرا نام ہے اہل ہنر میں

## میں مدینے چلا

بھر کرم ہو گیا میں مدینے چلا  
ساتیا! مئے پلا میں مدینے چلا  
کیف سا چھا گیا میں مدینے چلا  
کیا بتاؤں ملی دل کو کیسی خوشی  
مسکرانے لگی دل کی ہر اک کلی  
میرے آقا کا در ہوگا پیش نظر  
روح مضطر ٹھہر تو نکلتا ادھر  
نور حق کے حضور اپنے سارے قصور  
سبز گنبد کا نور زنگ کر دے گا دور  
گنبد سبز پر جب پڑے گی نظر  
میرے گندے قدم اور ان کا حرم

میں مدینے چلا، میں مدینے چلا  
مست و بے خود بنا میں مدینے چلا  
جھومتا جھومتا میں مدینے چلا  
جب یہ مژدہ سنا میں مدینے چلا  
غنجہ، دل کھلا میں مدینے چلا  
چاہئے اور کیا میں مدینے چلا  
اتنی جلدی بھی کیا میں مدینے چلا  
بخشوانے چلا میں مدینے چلا  
پائے گا دل چلا میں مدینے چلا  
کیا سرور آئے گا میں مدینے چلا  
لاج رکھنا خدا میں مدینے چلا

## رحمت برس رہی ہے

رحمت برس رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں  
ہر شے میں تازگی ہے محمد ﷺ کے شہر میں  
ہر ایک بھر رہا ہے یہاں دامن مراد  
خیرات مل رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں  
دولت سکون کی ہر جگہ ہم ڈھونڈتے رہے  
آخر یہ مل گئی ہے محمد ﷺ کے شہر میں  
آتے ہیں بخشوانے گناہوں کو گناہ گار  
قسمت بدل رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں  
ایسا لگا کہ سامنے خود آ گئے حضور  
اک نعت جب پڑھی ہے محمد ﷺ کے شہر میں  
روشن ہے جس کے نور سے دونوں جہاں ریاض  
ایسی شمع جلی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

## باتیں بھی مدینے کی

باتیں بھی مدینے کی راتیں بھی مدینے کی  
 جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی  
 تعریف کے لائق جب الفاظ نہیں ملتے  
 تعریف کرے کوئی کس طرح مدینے کی  
 عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرتے تھے  
 اسوقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

وہ اپنی نگاہوں سے متانہ بناتے ہیں  
 زحمت بھی نہیں دیتے میخوار کو پینے کی  
 یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا  
 کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی  
 ہر سال کے آنے کا اعزاز ہے یہ مرزا  
 سرکار بناتے ہیں تقدیر کینے کی

ان کا غم چشم تر اور سوز جگر  
 میرے صدیق عمر ہو سلام آپ پر  
 اور رحمت سدا میں مدینے چلا  
 چل عبید رضا میں مدینے چل  
 کیا کرے گا ادھر باندھ رخت سفر  
 سوچ تو کچھ ذرا میں مدینے چلا  
 کیا یہ تو نے کہا اے عبید رضا  
 میں تو بس یونہی تھا میں کی اوقات کیا  
 قافیہ یہ ملا میں مدینے چلا

XXXXXXXXXX

## دروذ نوریہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًا عَلٰى سَيِّدِنَا  
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِیْ تَنَحَّلُ بِهٖ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهٖ الْكُرْبُ  
 وَتُقْضٰی بِهٖ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهٖ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَائِمِ  
 وَیُسْتَسْقٰی الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی اِلَیْهِ وَاَصْحَابِهٖ  
 فِی كُلِّ لَمَحَةٍ وَنَفْسٍ یُّعَدِّ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ یَا اَللّٰهُ ط



## اے سبز گنبد والے

اے سبز گنبد والے منظور دعا کرنا  
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا  
میں قبر اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا  
امداد میری کرنے آ جانا رسول اللہ ﷺ  
روشن میری تربت کو اے نورِ خدا کرنا  
مجرم ہوں جہاں بھر کا محشر میں بھرم رکھنا  
رسوائے زمانہ ہوں دوزخ سے بچا لینا  
اک جام مجھے سرور کوثر کا عطا کرنا  
اے نورِ خدا آ کر آنکھوں میں سا جانا  
یا در پہ بلا لینا یا خواب میں آ جانا  
اے پردہ نشیں دل کے پردے میں رہا کرنا

محبوبِ الہی سا کوئی نہ حسین دیکھا  
یہ شان ہے ان کی کہ سایہ بھی نہیں دیکھا  
اللہ نے سائے کو چاہا نہ جدا کرنا  
چہرے سے ضیاء پائی ان چاند ستاروں نے  
اس دے شفاء پائی دکھ درد کے ماروں نے  
آتا ہے انہیں صابر ہر دکھ کی دوا کرنا

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ  
عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ  
بیٹھوں جو در پاک پیہر کے حضور  
ایمان پر اس وقت اٹھانا مولیٰ  
نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا  
غفران میں کچھ خرچ نہ ہوگا تیرا  
جس میں تیرا نقصان نہیں کرے معاف  
جس میں تیرا خرچ نہیں دے مولیٰ

## ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو

ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو  
 اور یاد محمد ﷺ کی مرے دل میں بسی ہو  
 دوسوز بلال رضی اللہ عنہ آقا لے درد رضا ﷺ سا  
 سرکار ﷺ عطا عشق او بیس ﷺ قری ہو  
 اے کاش! میں بن جاؤں مدینے کا مسافر  
 پھر روتی ہوئی طیبہ کو بارات چلی ہو  
 پھر رحمت باری ﷻ سے چلوں سئے مدینہ  
 اے کاش! مقدر سے میسر وہ گھڑی ہو  
 جب آؤں مدینے میں تو ہو چاک گریباں  
 آنکھوں سے برستی ہوئی اشکوں کی جھڑی ہو  
 اے کاش! مدینے میں مجھے موت یوں لے  
 قدموں میں تیرے سر ہو مری روح چلی ہو

جب لے کے چلو گور غریباں کو جنازہ  
 کچھ خاک مدینے کی مرے منہ پہ بچی ہو  
 جس وقت نکیرین مری قبر میں آئیں  
 اُس وقت مرے لب پہ بچی نعت نبی ہو  
 اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں  
 اے دعوت اسلامی! تری دھوم بچی ہو  
 آقا کا گدا ہوں اے جہنم تو بھی سن لے  
 وہ کیسے جلے جو کہ غلام مدنی ہو  
 اللہ ﷻ کی رحمت سے تو جنت ہی ملے گی  
 اے کاش! محلے میں جگہ ان رضی اللہ عنہ کے ملی ہو  
 محفوظ سدا رکھنا شہنا ﷺ بے ادبوں سے  
 اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو  
 عطار ہمارا ہے سر حشر اسے کاش!  
 دست شہہ بطحی سے یہی چٹھی ملی ہو

## ہے شہد سے بھی بیٹھا

ہے شہد سے بھی بیٹھا سرکار کا مدینہ  
 کیا خوب مہکا مہکا سرکار کا مدینہ  
 جس کو پسند آیا سرکار کا مدینہ  
 مل کر لگائے نعرہ سرکار کا مدینہ  
 جنت کا حسن سارا اس میں سمٹ کر آیا  
 ہے حسن ہی سراپا سرکار کا مدینہ  
 ہر سمت رحمتوں کی برسات ہو رہی ہے  
 ہے رحمتوں کا دریا سرکار کا مدینہ  
 فرقت کی آگ میں جودل کو جلا رہے ہیں  
 ان کو دکھایا سرکار کا مدینہ  
 اے زائر مدینہ دل کو سنبھال لینا  
 دیکھ آ گیا مدینہ سرکار کا مدینہ

پیرس پر مرنے والے پیرس کو بھول جاتا  
 تو بھی جو دیکھ لیتا سرکار کا مدینہ  
 طیبہ کی خاک سارے امراض کی دوا ہے  
 تریاق ہر مرض کا سرکار کا مدینہ  
 پھولوں کو چومتا ہوں کانٹوں کو چومتا ہوں  
 لگتا ہے مجھ کو پیارا سرکار کا مدینہ  
 میری نظر کو بھائے دنیا کا حسن کیسے  
 آنکھوں میں ہے سایا سرکار کا مدینہ  
 جنت میں تیری رضواں سوز و گداز بھی ہے  
 ہے عشق میں رُلاتا سرکار کا مدینہ  
 اللہ مصطفیٰ کے قدموں میں موت دیدے  
 مدفن بنے ہمارا سرکار کا مدینہ  
 تقدیر میں خدایا عطار کے مدینہ  
 لکھ دے فقط مدینہ سرکار کا مدینہ

## مدینے کا سفر ہے

مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ  
 جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ  
 چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ  
 نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ  
 کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ  
 کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ  
 کہاں میں اور کہاں اس روضہ اقدس کا نظارا  
 نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ  
 مدینے جا کے ہم سمجھتے تقدس کس کو کہتے ہیں  
 ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ  
 بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے  
 مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ  
 وہی اقبال جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر  
 فراق طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

## سُن لو خدا کے واسطے

سُن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض  
 یہ عرض ہے حضور بڑے بے نوا کی عرض  
 اُنکے گدا کے در پہ ہے یوں بادشاہ کی عرض  
 جیسے ہو بادشاہ کے در پر گدا کی عرض  
 عاجز نوازیوں پہ کرم ہے تلا ہوا  
 وہ دل لگا کہ سنتے ہیں ہر بے نوا کی عرض  
 غم کی گھٹائیں چھائیں ہیں مجھ تیرہ بخت پر  
 اے مہر سن لے ذرۂ بے دست و پا کی عرض  
 اے بیکسو کے حامی و یاور سوا تیرے  
 کس کو غرض ہے کون نے بتلا کی عرض  
 اُلجھن سے دور نور سے معمور کر مجھے  
 اے زلف پاک ہے یہ اسیر بلا کی عرض

## روک لیتی ہے آپ کی نسبت

روک لیتی ہے آپ کی نسبت تیر جتنے بھی ہم پہ چلتے ہیں  
یہ کرم ہے حضور کا ہم پر آنے والے عذاب ٹلتے ہیں  
وہ ہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی اور سمجھتے ہیں بولیاں سب کی  
آؤ بازار مصطفیٰ ﷺ کو چلیں کھوٹے سکے وہیں پہ چلتے ہیں  
اپنی اوقات صرف اتنی ہے کچھ نہیں بات صرف اتنی ہے  
کل بھی ٹکروں پر اُنکے پلتے تھے اب بھی ٹکروں پر ان کے پلتے ہیں  
ہیں کریم و کرم مثال وہی بھیک دیتے ہیں حسب حال وہی  
ان کو آتا نہیں زوال کبھی قسمیں جن کی وہ بدلتے ہیں  
اب ہمیں کیا کوئی دباے گا اب ہمیں کیا کوئی گرائے گا  
ہم نے خود کو گرا لیا ہے وہاں گرنے والے جہاں سنبھلتے ہیں  
ذکر سرکار کے اُجالوں کی بے نہایت ہیں رفعتیں خالد  
یہ اُجالے کبھی نہ سمٹیں گے یہ وہ سورج نہیں جو ڈھلتے ہیں

دکھ میں رہے کوئی یہ گوارا نہیں انہیں

مقبول کیوں نہ ہو دل درد آشنا کی عرض

کیوں طول دوں حضور یہ دیں یہ عطا کریں  
خود جانتے ہیں آپ میرے مدعا کی عرض  
دامن بھریں گے دولت فضل خدا سے ہم  
خالی کبھی گئی ہے حسن مصطفیٰ کی عرض

اَللّٰهُمَّ ثَبِّثْ اَقْدَامَنَا عَلٰی مَطَرَقِ اَهْلِ سُنَّةٍ وَ الْجَمَاعَةِ  
اَللّٰهُمَّ ثَبِّثْ اَقْدَامَنَا عَلٰی مَذْهَبِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ  
اَللّٰهُمَّ ثَبِّثْ اَقْدَامَنَا عَلٰی مَشْرِبِ الْغُرَبِ الْاَعْظَمِ سَيِّدِ الْقَادِرِ جَيْلَانِي رَضِيَ  
اَللّٰهُمَّ ثَبِّثْ اَقْدَامَنَا عَلٰی مَسْلِكِ الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ اِمَامِ اَحْمَد رَضِيَ

اے اللہ! ہمیں ثابت قدم رکھ اہل سنت و جماعت کے  
راستے پر، امام اعظم رحمہ اللہ کے مذہب پر، حضور غوث اعظم  
رحمہ اللہ کے مشرب پر امام احمد رضا رحمہ اللہ کے مسلک پر

## مجھ کو طیبہ میں بلا لو شاہ زمانی

مجھ کو طیبہ میں بلا لو شاہ زمانی  
 دل کی حسرت یہ نکالو شاہ زمانی  
 شاہ زمانی آقا کی مدنی  
 نگر نگر اور ڈگر ڈگر پھرتا ہوں مارا مارا  
 مجھ دکھیا کا اس دنیا میں کوئی نہیں سہارا  
 مجھ کو سینے سے لگا لو شاہ زمانی  
 ہریالے گنبد کا منظر جنت سے ہے پیارا  
 کعبے کا کعبہ ہے روضہ پیارے نبی تمہارا  
 جالی روضے کی دکھا دو شاہ زمانی  
 جو بھی آیا تمرے در پر لوٹا کبھی نہ خالی  
 ہر سنگت کی جھولی تم نے رحمت سے بھر ڈالی  
 تم ہو ایسے ہی دیالو شاہ زمانی

تمری زیارت کے ہیں طالب کرو دور یہ دوری  
 ہمیں دکھا دو اپنا جلوہ حسرت کر دو پوری  
 چہرہ نورانی دکھا دو شاہ زمانی  
 تمری دنیا تمرا عقبی تمرے عرش و کرسی  
 تمرے کارن بنے دو عالم جن وانساں قدسی  
 نظر رحمت ہم پر ڈالو شاہ زمانی  
 جن و بشر اور شاہ و گدا سب آپ کے در کے سوالی  
 آپ کے در سے سب کا گزارا نوری ہو یا ناری  
 میری قسمت بھی جگا دو شاہ زمانی  
 دعا کرو سب مل کر یہ شہباز مدینے جائیں  
 جا کر دربار اقدس میں اپنا شیش نوائیں  
 کہنا قدموں میں سلا لو شاہ زمانی  
 XXXXXXXXXXXX

## اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم  
 فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم  
 گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا  
 مدد کے لئے آؤ یا غوثِ اعظم  
 ترے ہاتھ ہیں ہاتھ میں نے دیا ہے  
 ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم  
 مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے  
 کہ بیڑے کے میں نا خدا غوثِ اعظم  
 تمہیں دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا  
 تمہیں درد کی دو دوا غوثِ اعظم  
 بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ  
 بچا غوثِ اعظم بچا غوثِ اعظم

## سرکار غوثِ اعظم

سرکار غوثِ اعظم نظرِ کرم خدا را  
 میرا خالی کاسہ بھردو میں فقیر ہوں تمہارا  
 سب کا کوئی نہ کوئی دنیا میں آسرا ہے  
 میرا بجز تمہارے کوئی نہیں سہارا  
 جھولی کو میری بھردو ورنہ کہے گی دنیا  
 ایسے سخی کا منگتا پھرتا ہے مارا مارا  
 مولیٰ علی کا صدقہ گنجِ شکر کا صدقہ  
 میری لاج رکھ لو یا غوث میں فقیر ہوں تمہارا  
 دامنِ پیارے در پہ لاکھوں ولی کھڑے ہیں  
 بٹتا ہے تیرے در پر کونین کا خزانہ  
 یہ عطائے دیکھیری کوئی میرے دل سے پوچھے  
 وہیں آگئے مدد کو میں نے جب جہاں پکارا  
 یہ تیرا کرم ہے یا غوث جو بلا لیا ہے در پر  
 کہاں روسیاء فریدی کہاں آستانِ تمہارا

## کعبے کے بدرالدجے

کعبے کے بدرالدجے تم پہ کروڑوں درود  
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود  
شافع روز جزا تم پہ کروڑوں درود  
دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود  
اور کوئی غیب کیا تم سے نہیں ہو بھلا  
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود  
دل کر د ٹھنڈا مرا دہ کنف پانچاند سا  
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود  
ذاتِ ہولی انتخابِ وصف ہوئے لا جواب  
نام ہوا معطفی ﷺ تم پہ کروڑوں درود  
تم ہو حفیظ و معیت کیا ہے وہ دشمنِ خبیثہ  
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود

جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہہ رہا ہوں  
کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظم

زمانے کے دکھ درد کی رنج و غم کی  
ترے ہاتھ میں ہے دوا غوثِ اعظم  
اگر سلطنت کی ہوں ہو فقیر  
کہو شیخا للہ یا غوثِ اعظم  
ٹکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو  
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظم  
مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے  
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوثِ اعظم  
قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا  
کہا ہم نے جس وقت یا غوثِ اعظم  
کبے کس سے جا کر حسن اپنے دل کی  
سنے کون تیرے سوا غوثِ اعظم



بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز

ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم

تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو

کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ

تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی

کوئی کی سرور ا تم پہ کروڑوں درود

آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے

جلوہ قریب آ گیا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

## مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شیخ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہر چر شا نیوت پہ لاکھوں سلام

گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارمِ تاجدارِ حرم

نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسنی کے دلہا پہ لاکھوں سلام

نوشہ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل چھوٹے آگے

اس چمک وازِ رگت پہ لاکھوں سلام

عرشِ تافرش ہے جس کے زیرِ پاییں

اس کی قاہرِ ریاست پہ لاکھوں سلام

## درد دل کر مجھے عطا یا رب

درد دل کر مجھے عطا یا رب  
 دے مرے درد کی دوا یا رب  
 لاج رکھ لے گناہ گاروں کی  
 نام نشان ہے ترا یا رب  
 عیب میرے نہ کھول بخشش میں  
 نام ستار ہے ترا یا رب  
 بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل  
 نام غفار ہے ترا یا رب  
 یوں گم اس طرح ملا یا رب  
 یوں گم اس طرح ملا یا رب  
 بھول کر بھی نہ آئے یاد اپنی  
 مرے دل سے مجھے بھلا یا رب  
 خاک کر اپنے آستانے کی  
 یوں ہمیں خاک میں ملایا رب  
 میری آنکھیں مرے لیے ترسیں  
 مجھ سے کیا مجھ پر کیا رب  
 سبقت رحمتی علی غضبی  
 تو نے سب سے پہلے دیا رب  
 آسرا ہم گناہ گاروں کا  
 اور مضبوط بنوایا رب  
 تو نے دی مجھ کو نعت اسلام  
 پھر جماعت میں لے لیا یا رب  
 کر دیا تو نے قادری مجھ کو  
 تیری قدرت نے میں فدا یا رب

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا  
 اس جہنم سعادت پہ لاکھوں سلام  
 جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی  
 ان بھوکوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام  
 جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا  
 اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام  
 جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑے  
 اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام  
 شافعی مالک احمد امام حنیف  
 چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام  
 غوث اعظم امام الحق و الحق  
 جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام  
 کاش بخشش میں جب ان کی آمد ہو اور  
 بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام  
 مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا  
 مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے وہ بھی تیرا دیا ہوا یا رب  
 ہوگا دنیا میں قبر و محشر میں مجھ سے اچھا معاملہ یا رب  
 اس نکمے سے کام لے ایسے یہ نکما ہو کام کا یا رب  
 ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ اس بُرے کو بھی کر بھلا یا رب  
 میں نے غمی ہوئی بگاڑی بات بات بگڑی ہوئی بنا یا رب  
 مجھے ایسے عمل کی دے توفیق کہ ہو راضی تری رضا یا رب  
 میں نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى خاک پر رکھ کر سر کہا یا رب  
 صدقہ اس دی ہوئی بلندی کا پستیوں سے مجھے بچا یا رب  
 اہلسنت کی ہر جماعت پر ہر جگہ ہو تری عطا یا رب  
 دشمنوں کے لیے ہدایت کی تجھ سے کرتا ہوں التجا یا رب  
 میری ماں میری بہنیں بھانجے سب پائیں آرام دوسرا یا رب  
 اور بھی جتنے میرے پیارے ہیں حاجتیں سب کی ہوں روایا رب  
 میرے احباب پر بھی فضل رہے تیرا تیرے حبیب کا یا رب  
 تو حسن کو اٹھا حسن کر کے ہو مع الخیر خاتمہ یا رب